

بسم الله الرحمن الرحيم

(۱۰).....رینٹ (rennet) اور فائی آسید

(fatty acids) اور لیسیتھین (lecithin) کا کھانا

جائز ہے یا نہیں؟ نیز مشینی ذبیحہ حلال ہے یا نہیں؟

سوال:

مکرمی جناب مفتی صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میں ایک پاکستانی طالب علم ہوں اور اپنی تعلیم کے سلسلے میں سویڈن میں مقیم ہوں۔ سویڈن میں مسلمانوں کی تعداد نہایت قلیل ہے، جس کی وجہ سے ہم روزمرہ کی زندگی میں دشواریوں کا شکار ہیں۔ اس ضمن میں درج ذیل مسائل کے بارے میں از روئے شریعت آپ کی رہنمائی درکار ہے۔

(۱)..... (الف) سویڈن میں زیادہ تر گوشت ڈنمارک سے آتا ہے، اس گوشت پر ڈنمارک کی اسلامی تنظیموں کی طرف سے حلال کی مہر بھی موجود ہوتی ہے، تاہم یہ گوشت جن جانوروں سے حاصل کیا جاتا ہے انہیں ذبح کرنے سے پہلے لازمی بجلی کا جھٹکا دیا جاتا ہے جس سے وہ بے سدھ ہو جاتے ہیں، مگر زندہ ہوتے ہیں۔ انٹرنیٹ پر مختلف اسلامی ویب سائٹوں سے معلوم ہوا کہ ایسا کرنا جانور کو ایذا دینا ہے، لیکن چونکہ جانور مرتا نہیں، محض بے ہوش ہوتا ہے تو اس کا گوشت جائز ہے۔

(ب) اس کے ساتھ ساتھ جانوروں کو خصوصاً مرغی کو ہاتھ سے نہیں بلکہ زیادہ تر مشین سے ذبح کیا جاتا ہے، اس مشین کو چلانے والے مسلمان ہوتے ہیں۔ جو مشین چلاتے ہیں بسم اللہ اکبر پڑھتے ہیں، نیز کارخانے کی ترتیب ایسی ہوتی ہے کہ جانور قبلہ رخ ذبح ہوتا ہے۔ یہی گوشت کئی اسلامی ممالک خصوصاً مشرق وسطیٰ بشمول سعودی عرب کو بھیجا جاتا ہے اور ذبیحہ کے درج بالا تقاضے اسلامی ممالک کے صارفین کے اطمینان کے لئے وضع کئے گئے

ہیں یعنی یہی گوشت ہم حج اور عمرے کے موقع پر کھاتے ہیں۔ کیا ہم اس گوشت کا سویڈن میں استعمال کریں جبکہ یہ گوشت حج اور عمرہ کے مواقع پر اور اسلامی ممالک میں مستعمل ہے، اگر نہیں تو حج عمرہ یا دیگر اسلامی ممالک میں کیا طریقہ اپنایا جائے؟ کچھ احباب کی رائے میں سویڈن میں اس گوشت کو استعمال کرنا ناجائز اور سعودی عرب میں جائز ہے، کیونکہ اگر اسلامی ریاست میں ناجائز گوشت ہم استعمال کرتے ہیں تو ہم ذمہ دار نہیں بلکہ حکومت ذمہ دار ہے۔

(۲)..... سویڈن میں دودھ سے پنیر بنانے کے لئے ایک چیز ملاتے ہیں جسے رینٹ (rennet) کہتے ہیں، یہ ایک مائع ہے جو کہ پچھڑے کے پیٹ سے حاصل کیا جاتا ہے۔ ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ شے بعض فقہاء کے نزدیک زندہ شے اور جانور کے لازمی جزء میں شمار نہیں ہوتی جس کی وجہ سے اس کا استعمال جائز اور مباح ہے۔ رینٹ اگرچہ پودوں سے بھی حاصل کیا جاتا ہے لیکن سویڈن میں ایسا نہیں ہے۔ مزید یہ کہ پنیر کے بننے کے بعد جو دودھ کا پانی حاصل ہوتا ہے اسے وے (whey) کہتے ہیں اور وٹح ایک ایسی چیز ہے جو یہاں ڈبل روٹی، بسکٹ، کیک، پیسٹری، آئسکریم، چاکلیٹ غرض یہ کہ بے شمار چیزوں میں استعمال ہوتی ہے، اگر جانور سے حاصل کردہ پنیر جائز نہیں تو کیا اس کے پانی سے بننے والا وٹح جائز ہو سکتا ہے؟

اس سلسلے میں فکر مندی کی بات یہ ہے کہ پاکستان میں جو درآمد شدہ پنیر دستیاب ہے ان کے بارے میں تھوڑی معلومات حاصل کرنے پر یہ پتہ چلا کہ ان کے رینٹ کا ماخذ متفرق یعنی جانور اور پودوں دونوں سے ہیں یعنی پاکستان میں پنیر کھانا خصوصاً پیزا ہٹ، مکڈونلڈز وغیرہ میں خطرے سے خالی نہیں۔ براہ مہربانی ہماری سویڈن اور پاکستان میں صحیح طریقہ عمل کی طرف رہنمائی فرمائیں۔

(۳)..... مولانا سید احمد جلال پوری شہید نے ایک سوال کے جواب میں لکھا تھا کہ سور کی چربی سے تیار کردہ صابن کا استعمال جائز ہے، اس سلسلے میں انہوں نے درمختار اور شامی کے فتاویٰ کا حوالہ بھی دیا تھا اور دلیل یہ تھی کہ صابن بننے کے عمل میں چربی کی جنس تبدیل

ہوگئی، اس تبدیل ماہیت کی وجہ سے اس کا استعمال جائز ہے۔ یہ بات عقلی طور پر بھی قابل قبول ہے کیونکہ کسی بھی شے کے سالمے یا ایٹم حرام نہیں ہوتے۔ اس دلیل کے مطابق وہ اشیاء جو کہ کھانے پینے میں استعمال ہوتی ہیں مثلاً ای ۴۷۱ (E471) المعروف مونو اینڈ ڈائی گلیسرانڈ فرام فیٹی ایسڈ، لیسیتھین (leicithine) لیکن ان کا ماخذ جانور بھی ہو سکتا ہے کیا جائز تصور کی جاسکتی ہیں؟ مثلاً پانی جو آج سور کے خون میں ہے وہ جب بخارات بن کر اڑ جائے اور بارش بن کر بر سے تو اس پانی کا ماخذ کچھ ہو سکتا ہے مگر پانی حلال ہوگا، اسی طرح درج بالا کیمیکل چاہے پودے سے لے کر بنائے یا جانور سے، کیا جائز ہو سکتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ ہمیں دین پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)..... (الف): واضح رہے کہ مرغی کو ذبح کرنے سے پہلے اس کو بجلی سے جھٹکا دینے کے متعلق تفصیل یہ ہے کہ بلا ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے کیونکہ جانور کو بلا ضرورت ایذا پہنچانا جائز نہیں اور اگر شک ہو کہ جانور بجلی سے مرے ہو تو وہ مردار ہوگا، تاہم اگر بجلی لگانے کے بعد وہ جانور زندہ ہو اور پھر اس کو شرعی طریقہ سے ذبح کیا جائے تو مذکورہ گوشت کو حرام نہیں کہا جائے گا، لہذا اس کو مطلقاً جائز کہنا درست نہیں۔

(ب): مشین سے ذبح کرنے کے متعلق عرض یہ ہے کہ اگر جانور کو ذبح بھی مشین کے ذریعہ کیا جائے تو اس قسم کا مشینی ذبیحہ حرام اور مردار ہوگا، البتہ اگر ذبح کی جگہ سے مشین ہٹا کر انسان کو کھڑا کر دیا جائے اور باقی سارا کام مشین سے ہو اور منسلک فتویٰ نمبر ۱۲/۱۴ کی ذکر کردہ تفصیل کی پابندی کی جائے مثلاً جانور ذبح ہونے تک زندہ ہو، چار میں سے تین رگیں کٹی ہوں، ہر جانور پر مستقل اللہ کا نام لیا جائے وغیرہ تو اس صورت میں ذبیحہ حلال ہوگا۔

مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ اگر ڈنمارک میں ذبح کرنے کے لئے ذکر کردہ شرائط کی پابندی کی جاتی ہو تو مذکورہ گوشت حلال ہوگا ورنہ وہ مردار کے حکم میں ہوگا۔ لہذا جو گوشت ڈنمارک سے آپ کے ہاں درآمد ہوتا ہے آپ اس کے بارے میں اس تفصیل کے مطابق فیصلہ کر سکتے ہیں، اور یہی حکم سعودی عرب کے ڈنمارک سے درآمد شدہ گوشت پر لاگو ہوگا، لیکن کھانے والے کی تو ذمہ داری ہے کہ وہ حلال گوشت کھائے۔

(۲)..... rennet جس کو عربی میں انجہ کہا جاتا ہے کے متعلق تفصیل یہ ہے کہ rennet سے حاصل شدہ پنیر کو کھانے کی گنجائش ہے بشرطیکہ مذکورہ rennet خنزیر سے حاصل نہ کیا گیا ہو بلکہ وہ گائے، بکری وغیرہ کا ہو، نیز امام ابوحنیفہؒ کی رائے کے مطابق گائے کو ذبح شدہ ہونا بھی شرط نہیں جیسا کہ شامیہ میں مذکور ہے۔ لہذا صورتِ مسئلہ میں ذکر کردہ چیزوں جن میں rennet ڈالا گیا ہو استعمال کرنے کی گنجائش ہے بشرطیکہ اور کوئی شرعی مانع نہ ہو۔

نیز وے (whey) کے متعلق بھی مذکورہ بالا تفصیل منطبق ہوتی ہے کیونکہ whey جو ایک مائع مادہ ہے مذکورہ rennet کے استعمال کرنے کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل حوالہ ملاحظہ ہو:

Oxford Dictionary of Science Ed. 5 (2005) Pg 214.

" Curd - The solid component produced by the coagulation of milk during the manufacture of cheese....the solid Curds are then separated from the liquid component known as whey...."

ترجمہ: کرڈ - دودھ جمنے سے حاصل ہونے والا وہ جامد حصہ جو پنیر بناتے وقت مائع سے علیحدہ کر لیا جاتا ہے اور اس مائع کو (انگریزی میں) whey کہتے ہیں.....

ماخذہ: [Encyclopedia Britannica (12/620)] اور

[Oxford Dictionary of Food and Nutrition J. Bender

(2005) Pg 143]

لہذا اگر rennet خنزیر سے حاصل شدہ نہ ہو تو مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق اس whey کا استعمال کرنے کی گنجائش ہے۔

فی عون المعبود شرح أبی داؤد (۲۳۸/۱۰):

حدیث: ۳۸۱۵ - عن ابن عمر قال: أتى النبي صلى الله عليه وسلم بجبنة في تبوك فدعا بسكين فسمّى وقطع۔

قال صاحب عون المعبود تحته: والجبن فالفارسية بنير (بجبنة) قال الطيبي: فيه دليل على طهارة الإنفحة لأنها لو كانت نجسة لكان الجبن نجساً لأنه لا يحصل إلا بها۔

وفى الشامية (۱/۲۰۶):

(وشعر الميتة) غير الخنزير على المذهب (وعظمها وعصبها) على المشهور (وحافرهما وقرنها) الخالية عن الدسومة وكذا كل ما لا تحله الحياة حتى الأنفحة واللبن على الراجح۔

قال الشامي^٢ تحته: (قوله حتى الإنفحة) بكسر الهمزة وقد تشدد الحاء وقد تكسر الفاء۔ والمنفحة والبنفحة: شئ واحد يستخرج من بطن الجدى الراضع أصفر فيعصر في صوفة فيغلظ كالجبين (قوله على الراجح) أى الذى هو قول الإمام ولم أر من صرح بترجيحه ولعله أخذه من تقديم صاحب الملتقى له وتأخيره قولهما كما هو عادته فيما يرجحه۔

وفى الهندية: (۱/۲۴):

وإنفحة الميتة ولبنها في ضررها وقشرها البيضة الخارجة والسخلة
الساقطة من أمها وهي مبتلة طاهرة عند أبي حنيفة - كذا في محيط
السرخسی-

وفي المحيط البرهانی (۸/۵۶):

إذا ماتت دجاجة وخرج منها بيضة؟ جاز أكلها عند أبي حنيفة^۲ اشتد
قشرها أو لم يشتد ويجوز استعمال إنفحة الميت عند أبي حنيفة مائعة
كانت أو جامدة وهي طاهرة عنده على كل حال، وعندهما إن كانت
مائعة فهي نجسة فلا تستعمل وإن كانت جامدة تغسل وتستعمل-

(۳) E471 یعنی (mono and diglycerides from fatty acids) اور لیسیتھین (lecithin) کے متعلق تفصیل یہ ہے کہ ان چیزوں کے حکم کا دار
ومدار ان کے مأخذ پر ہے، کیونکہ مذکورہ بالا چیزوں جانوروں، نباتات اور جراثیم
(microbes) سے حاصل ہوتی ہیں، جیسا کہ سوال میں ذکر کیا گیا ہے۔

لہذا اگر ذبح شدہ جانوروں یا نباتات یا جراثیم (microbes) سے مذکورہ چیزوں کو
حاصل کیا گیا ہو تو ان کا استعمال کرنے کی گنجائش ہے، ورنہ ناجائز۔ مأخذ یعنی غیر ذبیحہ جانور
، خنزیر وغیرہ سے حاصل کیا گیا ہو تو مذکورہ فٹی ایسڈ (fatty acid) اور لیسیتھین
(lecithin) استعمال کرنا جائز نہیں جب تک ان چیزوں میں کیمیائی تغیر سے
ماہیت نہ تبدیل ہو جائے، لہذا مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق ان چیزوں کو جائز اور ناجائز تصور
کیا جاسکتا ہے۔

واضح رہے کہ مذکورہ پانی کے مثال پر قیاس کرنا درست نہیں کیونکہ جب پانی آسمان سے
بارش کی صورت میں گرتا ہے اس کا مأخذ متعین نہیں اور معلوم بھی نہیں ہو سکتا، لیکن غالب ظن
یہی ہوتا ہے کہ وہ پاک چیز سے حاصل ہے، نیز اس کی طہارت کے بارے میں نص موجود
ہے [۱، انا أنزلنا من السماء ماء طهوراً] سورة الفرقان۔

اس کے برخلاف مذکورہ چیزوں کے بارے میں ماخذ معلوم ہو سکتا ہے، مثلاً بنانے والی کمپنی سے ماخذ کے بارے میں پوچھا جاسکتا ہے، لہذا ان کا حکم مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق لاگو ہوگا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سرفراز محمد عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

ھ ۱۴۳۱/۶/۲۶

الجواب صحیح

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

ھ ۱۴۳۱/۷/۳

الجواب صحیح

عصمت اللہ عصمہ اللہ

ھ ۱۴۳۱/۷/۴

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

ھ ۱۴۳۱/۷/۴

(فتویٰ نمبر: ۱۲۷۷/۳۱)